66193 - ایام تشریق کے روزوں کا حکم

سوال

ایک شخص نے گیارہ، بارہ ذوالحجہ کا روزہ رکھا تو اس کے روزے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

گیارہ اور بارہ، اورتیرہ (11 . 12 . 13) ذوالحجہ ایام تشریق کہلاتے ہيں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ایام کے روزے رکھنے ثابت ہيں، ان ایام کے روزے رکھنے رخصت بھی صرف انہيں حاجیوں کو ہے جو حج تمتتع یا حج قران کریں اور قربانی نہ کر سکیں، اس کے علاوہ کسی کو رخصت نہيں.

امام مسلم رحمہ اللہ نے نبیشہ ہذلی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ایام ہيں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1141).

اور امام احمد رحمہ اللہ نے حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو منی میں اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے خیموں میں اعلان کرتے ہوئے دیکھا، اور وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ بھی موجود تھے: آدمی یہ اعلان کر رہا تھا: ان ایام کے روزے نہ رکھو کیونکہ یہ ایام کھانے پینے کے ایام ہيں "

مسند احمد حدیث نمبر (16081) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7355) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ام ھانئ رضی اللہ تعالی عنہا کے غلام ابو مرہ بیان کرتے ہيں کہ وہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ ان کے والد عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ان دونوں کے سامنے کھانا رکھا، اور کہنے لگے: تناول کریں، تو انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں.

عمرو رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: کھاؤ، یہ ایام کھانے پینے کے دن ہيں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان

ایام میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے"

مالك كہتے ہيں اور يہ ايام تشريق ہيں "

مسند احمد حديث نمبر (17314) سنن ابو داود حديث نمبر (2418) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح كہا ہے.

امام احمد نے سعد بن ابى وقاص رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے وہ كہتے ہيں: منى كے ايام ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مجھے يہ اعلان كرنے كا حكم ديا كہ:

" يہ كھانے پينے كے ايام ہيں، چنانچہ ان ميں روزہ نہيں ہے " يعنى ايام تشريق ميں.

مسند احمد حديث نمبر (1459) مسند احمد كے محقق نے اسے صحيح لغيرہ قرار ديا ہے.

امام بخارى رحمہ اللہ نے عائشہ اور ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہم سے روايت كيا ہے وہ دونوں كہتے ہيں:

" ايام تشريق كے ہم ميں كسى كے ليے بھى روزہ ركھنے كى رخصت نہيں دى گئى، صرف اسے روزہ ركھنے كى رخصت تھى جو قربانى نہ پاتا "

صحيح بخارى حديث نمبر (1998).

ان اور اس كے علاوہ دوسرى احاديث ميں ايام تشريق كے روزے ركھنے كى ممانعت پائى جاتى ہے.

اسى ليے اكثر علماء كرام كا كہنا ہے كہ ان ايام ميں نفلى روزے ركھنے صحيح نہيں.

اور ان ايام ميں رمضان المبارك كے روزوں كى قضاء كرنے ميں بعض علماء كرام نے اجازت دى ہے، ليكن صحيح يہى ہے كہ ايام تشريق ميں رمضان كے روزوں كى قضاء كے روزے ركھنے بھى جائز نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

" اكثر اہل علم كے قول كے مطابق ان ايام ميں نفلى روزے ركھنا حلال نہيں، اور ابن زبير سے بيان كيا جاتا ہے كہ وہ ان ايام كے روزے ركھا كرتے تھے.

اور ابن عمر اور اسود بن يزيد سے بھى ايسا ہى مروى ہے، اور ابو طلحہ كے متعلق بيان كيا جاتا ہے كہ وہ عيد الفطر اور عيد الاضحى كے علاوہ كسى بھى دن كا روزہ ترك نہيں كرتے تھے، ظاہر يہ ہوتا ہے كہ انہيں ان ايام ميں روزہ نہ

رکھنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت نہیں پہنچی تھی اور اگر انہیں اس کا علم ہوتا تو وہ اس پر ضرور عمل کرتے.

اور ان ایام میں فرضی روزے رکھنے کے متعلق دو روایتیں ہیں:

پہلی: روزہ رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ ان ایام میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے، تو یہ یوم عید کی مشابہ ہوئے.

دوسری: فرضی روزہ رکھنا صحیح ہے؛ کیونکہ ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: ہم میں سے کسی کے لیے بھی ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی رخصت نہ تھی، صرف اسے رخصت تھی جس کے پاس قربانی نہ ہوتی.

یعنی حج تمتع کرنے والا شخص اگر قربانی نہ پائے تو وہ ان ایام کے روزے رکھے، یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے، اور ہر فرضی روزہ اس پر قیاس کیا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 51).

اور حنبلی مذہب میں معتمد یہی ہے کہ ان ایام میں رمضان المبارك کے روزوں کی قضاء میں بھی روزہ رکھنا صحیح نہیں.

دیکھیں: کشاف القناع (2 / 342).

اور رہا یہ مسئلہ کہ اگر حج تمتع اور حج قران کرنے والے کو قربانی نہ ملنے کی صورت میں ان ایام کا روزہ رکھنا، تو اس پر عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم کی مندرجہ بالا حدیث دلالت کرتی ہے، اور مالکیہ، حنابلہ کا مسلك یہی ہے، اور شافعیہ کا بھی قدیم مسلك یہی ہے.

اور شافعیہ کا جدید مسلك اور احناف کا مسلك یہ ہے کہ ان ایام کے روزے رکھنے جائز نہیں.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقهية (7 / 323).

ان اقوال میں راجح قول پہلا ہے، وہ یہ کہ: حج تمتع میں قربانی نہ ملنے کی صورت میں ان ایام کے روزے رکھنے جائز ہیں.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ علم میں رکھیں کہ اصحاب کے ہاں صحیح قول جدید یہ ہے کہ ان ایام میں بالکل روزے رکھنا صحیح نہیں، نہ تو

حج تمتع کرنے والے کے لیے اور نہ ہی کسی اور کے لیے.

اور دلیل کے مطابق راجح یہی ہے کہ حج تمتع کرنے والے کے لیے ان ایام میں روزہ رکھنا صحیح اور جائز ہے؛ کیونکہ حدیث میں اس کی رخصت ملتی ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں، اور وہ اس میں صریح بھی ہے چنانچہ اسے ترك نہیں کیا جا سکتا " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (6 / 486).

جواب کا خلاصہ:

ایام تشریق میں نہ تو نفلی روزے رکھنے صحیح ہیں، اور نہ ہی فرضی لیکن صرف حج تمتع یا قران کرنے والے کو اگر قربانی نہ ملے تو وہ روزے رکھ سکتا ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تیرہ ذوالحجہ کو نہ تو نفلی روزہ رکھنا جائز ہے اور نہ ہی فرضی، کیونکہ یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ایام ہیں، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، اور حج تمتع میں قربانی نہ ملنے والے کے علاوہ کسی اور کو ان ایام کے روزے رکھنے اجازت نہیں دی " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (15 / 381).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عید الاضحی کے بعد والے تین روز ایام تشریق کہلاتے ہیں، اور انہیں ایام تشریق اس لیے کہا جاتا ہے کہ: لوگ ان ایام میں گوشت خشك کرنے کے لیے دھوپ میں رکھتے ہیں، تا کہ اس میں تعفن پیدا نہ ہو اور بعد میں اسے استعمال کیا جا سکے، ان تین ایام کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں "

چنانچہ اگر ایسا ہی ہے یعنی اگر ان ایام کو شرعی طور پر کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لیے خاص کیا گیا ہے تو پھر یہ روزہ رکھنے کے ایام نہیں ہیں.

اسی لیے ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے:

" کسی کے لیے بھی ایام تشریق کا روزہ رکھنے کی رخصت نہیں دی گئی صرف اسے رخصت ہے جسے قربانی نہ

ملے "

یعنی حج تمتع اور حج قران کرنے والے قربانی نہ ملنے کی صورت میں تین ایام کے روزے حج میں اور سات گھر آکر رکھیں گے، چنانچہ حج قران اور حج تمتع کواگر قربانی نہ ملے تو اس کے لیے ان تین ایام کے روزے رکھنے جائز ہیں حتی کہ روزے رکھنے سے قبل موسم حج ختم نہ ہو جائے، اور اس کے علاوہ کسی اور کے لیے ان ایام کے روزے رکھنے جائز نہیں، حتی کہ اگر کسی شخص کے ذمہ مسلسل دو ماہ کے روزے بھی ہوں تو وہ عید الاضحی اور اس کے بعد ایام تشریق تین یوم کے روزے نہیں رکھےگا، اور پھر ان ایام کے بعد اپنے روزوں میں تسلسل قائم رکھے" انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (20) سوال نمبر (419).

اوپر کی سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر حج تمتع اور حج قران کرنے والا جسے قربانی نہ ملے ان کے علاوہ جس نے بھی سب ایام تشریق یا پھر اس میں سے کسی دن کا روزہ رکھا تو اسے اپنے کیے پر توبہ و استغفار کرنی چاہیے، کیونکہ اس نے ایسے کام کا ارتکاب کیا ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمایا ہے.

اور اگر اس نے ان ایام میں رمضان المبارک کے رہنے والے روزوں کی قضاء میں روزہ رکھا تو یہ اس کے لیے کفائت نہیں کریگا، بلکہ اسے ان ایام کے علاوہ کسی اور ایام میں دوبارہ قضاء کرنا ہوگی.

واللہ اعلم .